خلاصہ خطبہ جمعہ

مذہب سے مراد نہایت اعلیٰ درجہ کے انسانی اخلاق اور ضابطہ حیات ہے

یہ وہ اعلیٰ اقدار ہیں جن پر عمل پیرا ہو کر انسان کی زندگی بدل جاتی ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خطبہ نمبر ۳۰

روزنامہ الفضل ربوہ
فون: ۴۴۹ — (ایڈیٹر): نسیم سیفی — رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
جلد ۷۴/۳۹ — منگل یکم ربیع الاول ۱۴۱۰ھ، ۳ اخاء ۱۳۶۸ہش، ۳ اکتوبر ۱۹۸۹ء — نمبر ۲۲۴

دینی کوششیں اگر بغیر دعا کے ہوں تو ان کی کوئی بھی قیمت نہیں

سارے سکنڈے نیویا کی مذہب سے عدم دلچسپی کا یہی علاج ہے کہ سارے احمدی باخدا اور پھر خدا نما وجود بن جائیں

فرمودہ سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بتاریخ ۲۲ ستمبر ۱۹۸۹ء بمقام بیت النور اوسلو۔ ناروے

اوسلو (ناروے)؛ سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے ۲۲ ستمبر ۱۹۸۹ء کو نماز جمعہ بیت النور اوسلو میں پڑھائی اور نماز سے قبل خطبہ ارشاد فرمایا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا امسال مجھے اللہ تعالےٰ نے پھر ناروے جماعت میں آنے کی توفیق عطا فرمائی ہے اور یہ سفر خصوصیت کے ساتھ صد سالہ جوبلی کے ضمن میں منائے جانیوالے جشنِ تشکر کے ساتھ تعلق رکھتا ہے۔ اس سال مجھے خدا تعالےٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ دنیابھر کی بہت سی جماعتوں کے دورے کی توفیق عطا ہوئی۔ اور ہر جگہ میں نے جماعت کے اندر ایک نیا ولولہ اور ایک نئی زندگی پائی۔ اور صرف جماعت کے اندر ہی نہیں بلکہ اردگرد کے ماحول میں بھی خدا تعالیٰ کے فرشتوں نے جماعت کے حق میں میلان پیدا فرمائے۔ اور اس کے نتیجے میں کوئی ایسا سفر کسی ایک ملک کا بھی نہیں جس کے متعلق میں کامل یقین کے ساتھ یہ کہہ نہ سکوں کہ خدا تعالیٰ کے فرشتوں نے جماعت ہی کے اندر نہیں بلکہ جماعت کے باہر بھی تائید کی ہوائیں چلائی تھیں اور میں امید رکھتا ہوں کہ یہی حال اس ناروے کے دورے کا بھی ہوگا۔ اور مَیں امید رکھتا ہوں کہ اس سفر کے بھی اللہ نے چاہا تو بہت عمدہ اور دیرپا نتائج ظاہر ہوں گے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ گزشتہ ممالک میں جہاں جہاں بھی سفر کی توفیق ملی۔ وہاں سے متعدد خطوط مسلسل موصول ہو رہے ہیں جن میں بتایا جا رہا ہے کہ خدا تعالےٰ کے فضل سے سفر کے اختتام کے بعد بھی لوگوں کی توجہ غیر معمولی طور پر جماعت سے بڑھتی چلی جا رہی ہے اور اس کے بہت سے نیک پھل نصیب ہو رہے ہیں۔ جہاں تک ناروے، سویڈن اور ڈنمارک کا تعلق ہے۔ جماعت کو یہاں آئے ہوئے ایک لمبا عرصہ گزر چکا ہے۔ اور اگرچہ جماعت کی تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے لیکن بہت حد تک یہ اضافہ پاکستان سے آئے ہوئے افراد کے ذریعے ہوا ہے۔ چنانچہ اس ناروے ہی میں آج ہم جس جگہ اکٹھے ہوئے ہیں یہ بیت الذکر اس سے پہلے اتنی بڑی معلوم ہوتی تھی کہ چند گنتی کے آدمی یہاں اس سامنے سے کمرے میں جہاں میں اس وقت خطبہ دے رہا ہوں اکٹھے ہو جایا کرتے تھے۔ اور یہی سب کچھ جماعت تھی۔ لیکن اب جیسا کہ مجھے دکھائی دے رہا ہے اس کمرے سے پچھلا ہال بھی بھرا ہوا ہے۔ اور اس سے پیچھے جو کمرہ ہے وہ بھی بھرا ہوا ہے۔ اور خواتین کا انتظام اس کے علاوہ ہے۔ ہو سکتا ہے کہ کچھ لوگ پہلو کے جو کمرے ہیں ان میں بیٹھے ہوں۔

تو جہاں تک جماعت کے پھیلاؤ کا تعلق ہے ایک پہلو سے ناروے کی جماعت میں نمایاں پھیلاؤ دکھائی دے رہا ہے۔ مگر جہاں تک نارویجین لوگوں کا جماعت کی طرف متوجہ ہونے کا تعلق ہے اس پہلو سے ابھی تک کوئی نمایاں خوشخبری مجھے نہیں ملی اور اس جمعہ میں آج کے خطاب میں مَیں جماعت احمدیہ ناروے کو خصوصیت کے ساتھ اس طرف متوجہ کرتا ہوں کہ نارویجین قوموں میں سے خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ سعید روحیں تلاش کریں۔ اور ان پر توجہ دیں۔ اور دعاؤں سے کام لیں۔ کہ اللہ تعالیٰ بکثرت اس قوم کے دل دین حق کی طرف پھیر دے۔ یہی میری نصیحت دیگر سکنڈے نیوین ممالک کو بھی ہے کہ وہاں کی جماعتوں کو بھی اب اس طرف خصوصیت سے توجہ دینی چاہیئے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اس سے پہلے اب تک ہماری جو بھی پالیسی رہی ہے اس کی رو سے عموماً جماعتیں دلائل کے ذریعہ دعوت الی اللہ کرتی ہیں۔ اور یہی طریق سکنڈے نیوین ممالک کے لئے بھی اب تک اختیار کیا جاتا رہا ہے مگر میں نے محسوس کیا ہے کہ یہ دور اب دلائل کا دور نہیں رہا۔ بلکہ اس سے بڑھ کر خدا نمائی کا دور ہے جب تک جماعت احمدیہ میں خدا رسیدہ اور خدا نما وجود پیدا نہیں ہوتے ہم ان ممالک میں کوئی روحانی انقلاب برپا نہیں کر سکتے۔ دلائل کے لحاظ سے ان قوموں سے بات کی جاتی ہے جو اپنے مذہب کو اچھی طرح سمجھتے ہوں۔ اور دلائل کی رو سے اپنے مذہب کے عقائد پر قائم ہوں۔ مگر آج کی دنیا میں ایسے بہت کم لوگ ہیں۔ اور یورپین ممالک میں تو ایسے بہت ہی کم لوگ ہیں جو دلائل کی بنیاد پر عیسائیت پر قائم ہوں ایک پرانا طبقہ ہے جس کو ابھی تک نئے

مسلسل صفحہ نمبر ۲ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

زمانے کی ہوائیں نہیں لگیں۔ وہ عیسائیت پر اس وجہ سے قائم ہے کہ انہوں نے اپنی وراثت میں عیسائیت کو پایا۔ ان کوششوں کا اور ان کی عقلوں کا عیسائیت کے ساتھ چمٹے رہنے سے کوئی بھی تعلق نہیں۔ ایسے طبقے کو جب ہم دلائل کے ساتھ سمجھانے کی کوشش کرتے ہیں تو بالعموم یہ معلوم ہوتا ہے کہ چونکہ وہ لوگ دلائل کی بناء پر عیسائیت کے ساتھ نہیں چمٹے ہوئے اس لئے دلائل کی رو سے ان کو الگ بھی نہیں کیا جاسکتا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا بہت سے لوگ ایسے ہیں جو عیسائیت کے قائل ہی نہیں۔ کسی مذہب کے بھی قائل نہیں خدا کی ہستی پر اگر ایمان ہے تو ایک سرسری سا دُور کا ایمان ہے۔ ورنہ عملاً یہ دہریت کی زندگی بسر کرنے والے لوگ ہیں۔ ان قوموں میں ان حالات میں آپ عیسائیت کے خلاف یا عیسائیت کی نئی تصویر دکھانے کے لئے سچی عیسائیت کے حق میں کیا دلائل دیں گے۔ جو بھی آپ دلائل دیں گے۔ وہ ان کی سمجھ اور دلچسپیوں سے بالاتر ہیں۔ وہ سمجھیں گے کہ آپ پتہ نہیں کس زمانے کی باتیں کر رہے ہیں اب تو دَور بدل چکا ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اس پہلو سے آپ کے دلائل اکثر و بیشتر ایسے کانوں میں پڑتے ہیں جن کو ان باتوں میں بنیادی طور پر کوئی دلچسپی نہیں ابھی ناروے میں داخل ہوتے ہی رات کو جو دوست ملنے کے لئے تشریف لائے تھے ان کے متعلق مجھے بتایا گیا کہ ان کو احمدیت کے نقطۂ نظر میں دلچسپی ہے۔ ایک دو باتوں سے ہی مجھے اندازہ ہوا کہ یہ بات درست نہیں ہے۔ چنانچہ میں نے ان سے کہا کہ مجھے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کو مذہب میں کوئی دلچسپی نہیں۔ آپ کو ان لوگوں میں دلچسپی تھی جو آپ کے ہاں آکر آباد ہوئے۔ اور آپ ان سے جو سوال کرتے ہیں وہ محض ایک تجسس کے طور پر کرتے ہیں کہ پتہ تو چلے کہ تم لوگ کیا ہو۔ کیا سوچتے ہو۔ کیا تمہارے عقائد ہیں۔ اس سے زیادہ آپ کو دلچسپی نہیں۔ انہوں نے ہنس کے کہا کہ ہاں بالکل یہی بات ہے کہ ہمیں صرف تجسس ہے۔ کہ پتہ تو کریں کہ یہ نئے نئے قسم کے لوگ جو باہر سے آرہے ہیں۔ ان کا مذہب کیا ہے؟

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا پس امر واقعہ یہی ہے کہ اس وقت مغربی دنیا کو تبدیل کرنے کیلئے دلائل کی ضرورت نہیں ہے بلکہ خود ایک دلیل بننے کی ضرورت ہے۔ خود خدا نما ہونے کی ضرورت ہے۔ آپ کے اندر الٰہی صفات پائی جانی چاہئیں۔ آپ کے اندر وہ قوت پیدا ہونی چاہیئے۔ جو خدا سے تعلق کے نتیجے میں پیدا ہوتی ہے۔ جس کے نتیجے میں خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ انسان کے اندر تبدیلی پیدا کرنے کی صلاحیتیں پیدا ہوجاتی ہیں۔ ان میں سے ہر ایک کے اپنے مسائل ہیں۔ ان میں سے کبھی کسی نے سوچا بھی نہیں ہوگا کہ دعا ایک طاقت ہے اور دعاؤں کے ذریعے مسائل حل ہوسکتے ہیں۔ ان کے اندر اچھی انسانیت کی جستجو ہے ان کو یہ علم نہیں کہ اچھی انسانیت مذہب سے عطا ہوتی ہے۔ بلکہ اس کے برعکس یہ سمجھتے ہیں کہ مذہب انسانیت کے برے نمونے پیش کرتا ہے ایسے ایک لمبے دور سے یہ خود گزرے ہوئے ہیں جہاں عیسائیت کے راہنماؤں نے انکے سامنے بد اثرات چھوڑے اور جس طرح ہمارے ملک میں ملاؤں کے خلاف مذاق ہوتے ہیں۔ ان کے متعلق دلچسپ قصے سنائے جاتے ہیں۔ ان کے بارہ میں لطائف بیان کئے جاتے ہیں۔ اسی طرح ایک ایسا دَور تھا جب عیسائیت کے راہنماؤں کے متعلق بھی یہی باتیں ہوتی تھیں۔ اور بہت سے لطائف مشہور تھے۔ کہ یہ ہمارے مذہبی راہنما ہیں۔ یہ ان کے اخلاق ہیں۔ یہ ان کے کردار ہیں۔ پھر ان کے تعصّبات، انکی تنگ نظری، سخت مزاجی ان سب باتوں نے مل کر اہلِ مغرب کو رفتہ رفتہ مذہب سے دور کرنا شروع کر دیا۔ پس ان کے ہاں مذہب کا جو تصوّر ہے وہ انسانیت کے مقابل پر ہے۔ یہ سمجھتے ہیں کہ انسانیت اور انسانی قدریں ایک چیز ہیں۔ اور مذہب اور مذہبی قدریں اس کے مدّمقابل دوسری چیز ہیں۔ اور جتنا انسان مذہبی ہوتا چلا جائے اتنا اس کا کردار اجنبی اور کھوکھلا اور مصنوعی ہوتا چلا جاتا ہے۔ اور اُسمیں کوئی ایسی خوبصورت کشش وہاں نہیں پائی جاتی۔ جسکے ذریعے انسان اس سے متاثر ہوں۔ تو دراصل عام انسانی قدروں کی طرف بڑھنے کے نتیجے میں یہ مذہب کے تصور سے دور ہوتے چلے گئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اس پہلو سے اس تجزیہ کو پیش نظر رکھتے ہوئے آپکو مذہب کو اس رنگ میں یہاں پیش کرنا ہوگا کہ اعلیٰ اخلاقی اقدار مذہب کے ساتھ وابستہ دکھائی جائیں۔ انکو معلوم ہو کہ مذہب سے مراد نہایت اعلیٰ درجہ کے انسانی اخلاق اور ضابطۂ حیات ہے جو انسان کی زندگی بدل دیتا ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہی وہ مضمون ہے جس کو حضرت اقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عظیم معجزے کے نقوش کی صورت میں بیان فرمایا۔ آپ نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عظیم الشان معجزہ نے جو نقوش دنیا پر قائم کئے۔ ان میں سے پہلا یہ تھا کہ جہلاء جو حیوانوں کی سی زندگی بسر کر رہے تھے۔ انہیں انسان بنایا۔ پھر آپ نے انسانوں کو باخدا انسان بنایا۔ پھر ان باخدا انسانوں کو خدا نما انسان بنادیا۔ یہ ساری منازل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حُسن کے معجزے نے چند سالوں میں طے کروا دیں۔ اور یہی وہ منازل ہیں۔ جنکو طے کئے بغیر آج بھی یہ معجزہ رونما نہیں ہوسکتا۔ اور یہی وہ منازل ہیں جن کو طے کرنے کے بعد آج بھی یہ معجزہ رونما ہوسکتا ہے۔ پس پہلے اپنے آپ کو انسانیت کی اعلیٰ قدروں سے مزین کریں۔ اپنے آپکو وہ حُسن بخشیں۔ جو کہ عام انسانوں کی نظر میں تو حُسن لگتا ہے۔ قطع نظر اسکے کہ مذہب کیا ہے یا رنگ کیا ہے یا نسل کیا ہے۔ اس حُسن کے ساتھ خدا تعالیٰ سے تعلق جوڑیں۔ یا جیسا کہ میں نے پہلے ایک خطبے میں بیان کیا تھا۔ خدا تعالیٰ سے تعلق جوڑنے کے نتیجے میں یہ حسن پیدا کریں۔ ایسی صورت میں آپ کا یہ حُسن گہرا ہوگا۔ اور دائمی ہوگا کسی سطحی کردار سے تعلق نہیں رکھے گا۔ ایسی صورت میں خدا تعالیٰ آپکی نصرت فرمائے گا۔ مدد کریگا اور آپ جوں جوں باخدا بننے شروع ہو جائیں گے۔ خدائی تقدیر آپکو خدا نما بنانا شروع کر دیگی۔ خدا نمائی کی منزل خدا نما بننے کے بعد آیا کرتی ہے۔ خدا نمائی کی منزل میں پھر اعجاز شامل ہو جاتا ہے۔ دُعاؤں کی قبولیت شامل ہو جاتی ہے۔ اور جسکے نتیجے میں خدا تعالیٰ کے فضل سے غیر معمولی روحانی عظیم الشان تبدیلیاں پیدا ہوتی ہیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس سلسلہ میں ایک نہایت دلچسپ اور ایمان افروز واقعہ بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ آج ہی کی ڈاک جو میں دیکھ رہا تھا۔ اس میں مختلف ممالک سے بہت ہی دلچسپ خطوط ملے ہیں۔ جن میں ایک خط ایک بڑی قوم کے سربراہ کے متعلق تھا۔ وہ جماعت احمدیہ سے آشنا تو تھے۔ مگر کسی قسم کا کوئی تعلق نہیں تھا۔ لیکن وہ ایک بہت بڑی مضبوط قوم کے سربراہ ہیں۔ انکی لمبے عرصے سے یہ خواہش تھی کہ انکے ہاں بیٹا پیدا ہو لیکن باوجود اسکے کہ ہر قسم کے علاج بھی انھوں نے کروائے۔ بڑے بڑے پیروں کے پاس بھی گئے۔ لیکن انکی آرزو بَر نہ آئی۔ یہاں تک کہ انھوں نے فیصلہ کیا۔ کہ شاید میں چھوٹی عمر کی عورت سے شادی کروں تو میری تمنّا پوری ہوجائے۔ اس پر کسی نے انکو کہا۔ کہ ایک اور رستہ بھی آپ آزما کر دیکھ لیں۔ جماعت احمدیہ کے امام کو دُعا کا خط لکھیں اور اپنے ہاتھ سے لکھیں۔ اور سنجیدگی سے پورے خلوص کے ساتھ لکھیں کہ میں نے سُنا ہے۔ کہ آپکی دُعائیں قبول ہوتی ہیں اس لئے آپ میرے لئے دُعا کریں۔ کہ خدا تعالیٰ مجھے ایک بیٹا عطا فرمائے اور ایسی صورت میں میں یہ عہد کرتا ہوں۔ کہ ہمیشہ جماعت احمدیہ کیلئے اپنے دل میں ایک محبت کا گوشہ رکھوں گا۔ انھوں نے جو خط کے ذریعے مجھے اطلاع دی وہ حیرت انگیز ہے۔ بالعموم تو میں یہی کہا کرتا ہوں۔ کہ میں دُعا کروں گا اللہ تعالیٰ فضل فرمائے۔ لیکن بعض دفعہ خدا دُعا میں ایسی حالت پیدا کر دیتا ہے۔ کہ دعا کرنے کی بجائے اسے خوشخبری دے دیتا ہوں اور یہ بسا اوقات سوچی سمجھی تدبیر کے مطابق نہیں بلکہ خود بخود ہو جاتا ہے چنانچہ انکو میں نے لکھا۔ انھوں نے جو مجھے حوالہ بھیجا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپکو ایک بیٹا عطا فرمائے گا اُسکا نام اعجاز احمد رکھنا۔ چنانچہ یہ خط ملنے کے بعد اُسی حمل میں اللہ تعالیٰ نے انکو بیٹا عطا فرمایا۔ اور انھوں نے اسکا نام اعجاز احمد رکھا اور وہ خط سنبھال کر رکھا ہوا ہے۔ اور سارے علاقے کے معززین جو بھی مبارک باد دینے آتے ہیں انکو کہتے ہیں۔ کہ یہ خط پڑھ لو کہ خدا نے یہ بچہ مجھے کس طرح عطا کیا ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا

حقیقت یہ ہے کہ دُعا ایک ایسا اعجاز ہے۔ جو آج ہر احمدی کو عطا ہوا ہے۔ اس میں صرف امام جماعت کا امتیاز نہیں۔ یہ وہ اعزاز ہے۔ جو حضرت بانیٔ سلسلہ نے خدا سے پاکر ہمیں عطا کیا۔ اور یہی معنے ہے اس بات کا جب ایمان ثریا پر پہنچ جائے گا تو ایک فردیا افراد اسے واپس لے آئیں گے

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا

پس دُعاؤں کے نتیجے میں ہی ایمان ثریا سے اترا کرتے ہیں۔ اور یہ کام ایک شخص کا نہیں بلکہ رجال کا ہے۔ اور میرے نزدیک رجال سے مراد جماعت احمدیہ کے رجال ہیں۔ اور وہ سارے خدا پرست لوگ، خدا رسیدہ لوگ، خدا نما لوگ جو حضرت بانیٔ سلسلہ سے تعلق باندھتے ہیں۔ اور سچے اخلاص سے تعلق باندھتے ہیں۔ خدا تعالیٰ انکو یہ اعجاز عطا کرتا ہے کہ انکی دعائیں قبول ہوتی ہیں۔ اور خدا کے فضل کے ساتھ ان دعاؤں کے طفیل وہ دنیا میں آسمان پر گئے ہوئے ایمان کو واپس کھینچ لاتے ہیں

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اس مضمون پر غور کرتے ہوئے مجھے خیال آیا۔ کہ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو آئندہ زمانے کے حالات بیان فرماتے ہوئے پیشگوئی فرمائی۔ کہ آخری زمانے میں ہم نے دو ایسی طاقتور قومیں نکالنی ہیں۔ جن سے مقابلہ کرنے کی کسی انسان کو طاقت نہیں اور تم بھی دنیاوی ہتھیاروں سے ان قوموں کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ اس میں کوئی شک نہیں۔ کہ دنیا کی کسی طاقت میں اور کسی انسان میں یہ طاقت نہیں کہ ان دونوں عظیم طاقتوں کا دنیاوی ہتھیاروں سے مقابلہ کر سکے۔ پھر اسکے بعد فرمایا کہ خدا تعالیٰ (اپنے مقبول بندوں نازل) سے فرمائے گا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق کہ اس لئے تم پہاڑ کی طرف ہٹ جاؤ۔ پہاڑ کے دامن میں پناہ لو اور دُعا کرو۔ دُعا کے نتیجے میں خدا تعالیٰ ان قوموں کو پگھلا دے گا۔ اور دین حق کو فتح نصیب کریگا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا مجھے پہلے کئی دفعہ یہ خیال آیا کرتا تھا کہ یہاں کسی اور جدوجہد کا ذکر نہیں۔ الستدلال کا ذکر نہیں۔ دلائل کے ذریعے اور لٹریچر کے ذریعے فتح کرنے کا ذکر نہیں صرف دُعا کا کیوں ذکر ہے؟ پھر لمبے تجربہ کے بعد مجھے یہ مفہوم سمجھ آیا کہ یہ لٹریچر ساری دینی کوشش اگر مقبول دُعاؤں کے بغیر ہوں تو ان کی کوئی بھی قیمت نہیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا لیکن اگر یہ روحانی لوگ دیکھیں گے۔ اگر یہ خدا سے تعلق رکھنے والے لوگ خود مشاہدہ کریں گے۔ دعائیں کرنے والے لوگ دیکھیں گے۔ تو پھر یقیناً ان کے حالات بدل جائیں گے اور یہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑی سنجیدگی کے ساتھ دین حق کی طرف متوجہ ہوں گے اس لئے یہ نکتہ جو آج میں نے آپ کو بتایا ہے یہ اپنے آقا و مولیٰ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا بیان فرمودہ نکتہ ہے۔ اور یہ وہ نکتہ ہے جو آپ کے بیان کے مطابق خدا تعالیٰ خود (اپنے پیارے۔ ناقل) کو سمجھائے گا۔ اور خود خدا تعالیٰ نے حضرت بانیٔ سلسلہ کو سمجھایا پس یہ وہ ہتھیار ہے جس کو آج آپ کو سب سے زیادہ اہمیت دینے کی ضرورت ہے اور یہ ہتھیار ہر شخص کے قبضۂ قدرت میں ہے۔ اگر وہ اسے لینا چاہے، اور اپنانا چاہے۔ اور اگر نہ اپنانا چاہے تو کسی کے ہاتھ میں نہیں آسکتا۔ اس لئے آپ بڑی سنجیدگی کے ساتھ اس نئے نسخے کو آزمائیں۔ اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کریں۔ اور خود خدا نما بن جائیں۔ ایسی دعائیں کریں جو خدا کے حضور مقبولیت کی جگہ پائیں۔ اور اس کے نتیجے میں آپ کے گردوپیش ماحول میں لوگ محسوس کرنے لگیں۔ کہ ہمارے اندر ایک خدا رسیدہ انسان آگیا ہے۔ اور آپ کی دعاؤں کی برکت کے کرشمے وہ دیکھیں اور اس کے ماحول میں جو پاک تبدیلیاں آپ کی دُعاؤں کے نتیجے میں پیدا ہوں وہ انہیں مجبور کر دیں کہ وہ رستہ اختیار کریں جس رستے پر خدا ملتا ہے اور جس کا مشاہدہ وہ خود اپنی آنکھوں سے کر چکے ہوں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ سارے سکنڈے نیویا کی مذہب سے عدم دلچسپی کا ایک ہی علاج ہے۔ کہ یہاں آئے ہوئے احمدی باخدا انسان بن جائیں۔ اور پھر خدا نما بن جائیں۔ اللہ تعالیٰ ہم کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

پھر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اس کے بعد بعض معلومات کی اصلاح کرنی ہے۔ آپ کو یاد ہوگا کہ سکرنڈ میں ایک احمدی ڈاکٹر منور احمد صاحب نے خدا کی راہ میں جان قربان کی تھی۔ اس کے علاوہ اسی نام کے ایک احمدی کنڈیارو میں بھی رہتے ہیں۔ جو بٹ خاندان سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے خاندان کو پہلے ایسی سعادتیں حاصل ہو چکی ہیں۔ اور جیسا کہ میں نے خطبہ میں بیان کیا تھا۔ بہت ہمت اور حیرت انگیز صبر کے ساتھ اور وفا کے ساتھ وہ نہ صرف جماعت کے ساتھ تعلق میں قائم ہیں بلکہ ہر قسم کے خطرے کے پیش نظر اور اس کے باوجود اس خاندان نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ اس علاقے کو ہم نے نہیں چھوڑنا۔ جب مجھے اطلاع ملی تو غلطی سے امور عامہ کی طرف سے یا جس کی طرف سے بھی اطلاع آئی، منور احمد بٹ لکھا گیا۔ جس سے میرا ذہن کنڈیارو کے خاندان کی طرف گیا۔ اور اپنے خطبے میں میں نے کنڈیارو کا تعارف بھی کرایا۔ بعد میں مجھے ان کے بعض رشتہ داروں کی طرف سے اطلاع ملی کہ ان کا نام منور احمد جٹ تھا۔ اور اطلاع دینے والے نے غلطی سے آپ کو بٹ لکھ دیا۔ غالباً اسی لئے وہ نہیں سمجھے اسی لئے سکرنڈ کی بجائے میرا ذہن کنڈیارو کی طرف چلا گیا۔ اور یہ جو منور احمد خدا کی راہ میں قربان ہوئے ہیں یہ منور احمد جٹ کہلاتے تھے۔ جاٹ خاندان سے تعلق تھا۔ اور سکرنڈ کے رہنے والے تھے۔ یہ جماعتوں میں جہاں جہاں میرے خطبے کی وجہ سے غلطی ہوئی ہے اس کو درست کر لیں۔

> "دنیوی شغلوں کو اس حد تک اختیار کرو کہ وہ دین کی راہ میں تمہارے لئے مدد کا سامان پیدا کر سکیں"۔
> (ارشاد حضرت بانیٔ سلسلہ)

آپ کا خط ملا

مکرم ناصر احمد صاحب خالد۔ لاہور سے لکھتے ہیں۔

۱۹۶۲ء کی بات ہے۔ کہ لاہور میں پنجاب یونیورسٹی کے زیر اہتمام "اسلامی کلوکیم" منعقد ہوا۔ اور اس وقت پنجاب یونیورسٹی کے وائس چانسلر پروفیسر حمید احمد خان صاحب مرحوم تھے اور شعبہ اسلامیات کے سربراہ علامہ علاؤالدین صدیقی مرحوم تھے۔ جو کہ بعد میں پنجاب یونیورسٹی کے وائس چانسلر بھی بنے۔ ربوہ سے بھی ایک وفد ممبر کی حیثیت سے آیا ہوا تھا شام کو استقبالیہ کی تقریب کے بعد پروفیسر خان صاحب اور علامہ صدیقی صاحب شرکاء سے ملنے فرداً فرداً ان کی میزوں پر گئے جب ہمارے پاس تشریف لائے تو میں نے اپنے ساتھیوں کے ہمراہ کھڑے ہو کر انکا استقبال کیا۔ اور عرض کیا۔ کہ وائس چانسلر بننے کے بعد آپ ربوہ تشریف نہیں لائے حالانکہ اس سے قبل آپ اکثر تشریف لاتے تھے۔ کہنے لگے میں ربوہ بہت دفعہ گیا اور اب میری مصروفیات بھی بہت زیادہ ہو گئی ہیں۔ پروفیسر صاحب تعلیم الاسلام کالج ربوہ کی تقریبات میں کئی دفعہ تشریف لائے اور کالج کے اُس وقت کے پرنسپل حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب ایم اے (آکسن) اور والد صاحب محترم پروفیسر محبوب عالم خالد صاحب ایم اے سے اُن کے محبانہ اور دوستانہ تعلقات تھے۔

میرے منہ سے ربوہ کا نام سن کر علامہ صدیقی چونکے۔ اور میری طرف اشارہ کر کے پروفیسر خان صاحب سے پوچھنے لگے۔ کہ کیا اِن کی ربوہ میں کوئی "رشتہ داری" ہے؟

اس سوال کے جواب کے بعد خان صاحب نے حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمد صاحب امام جماعت احمدیہ سے "رشتہ داری" کے بارے میں ملاقات کا واقعہ سنایا۔ اور میری طرف اشارہ کر کے کہنے لگے کہ "ان کے" حضرت صاحب کو جب علم ہوا۔ کہ میری والدہ صاحبہ جموں کی رہنے والی تھیں۔ تو حضرت مولانا نورالدین صاحب اور دیگر رشتہ داریوں کا بھی ذکر آیا۔ بڑے اچھے اور خوشگوار ماحول میں باتیں ہو رہی تھیں۔ کہ حاضرین میں سے کسی صاحب نے حضور کو بتایا۔ کہ پروفیسر صاحب مولانا ظفر علی خان صاحب کے چھوٹے بھائی ہیں۔ اس پر علامہ صدیقی خاموش نہ رہ سکے اور فوراً بولے "کہ ظاہر ہے۔ اس بات سے اُن پر ناخوشگوار اثرات مرتب ہوتے ہوں گے"۔ خانصاحب نے انہیں خاموش کراتے ہوئے کہا۔ کہ آپ میری پوری بات تو سن لیں۔ پھر کہا کہ اس بات پر "اِن کے" حضرت صاحب بہت پیارے انداز میں مسکرائے اور کہا "کہ پھر تو آپ سے بہت سی رشتہ داریاں ہیں"۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انگلستان میں قانونِ حرمتِ رسولؐ

سلمان رشدی کی بد نام زمانہ کتاب شیطانی آیات پر برطانوی حکومت نے پابندی لگانے سے انکار کر دیا ہے۔ ایسا ہی ایک واقعہ آج سے ساٹھ سال قبل بھی پیش آیا تھا اس وقت بھی برطانیہ کی حکومت نے یہی رویہ اختیار کیا تھا۔ "انقلاب" ۱۹، نومبر ۱۹۲۷ء کی ایک خبر ملاحظہ کیجئے۔

پچھلے دنوں مولوی عبدالرحیم صاحب درد احمدی ایم۔ اے امام بیت الذکر لندن نے ہوم سکرٹری حکومت برطانیہ اور سفرائے دول اسلامی کے نام ایک مکتوب بھیجا تھا۔ اس مکتوب میں ایک بدزبان مصنف مسٹر ڈیل کی ایک کتاب کی طرف توجہ دلائی تھی۔ جس میں حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف نہایت سفیہانہ ہرزہ سرائی کی گئی ہے اس مکتوب کا اثر یہ ہوا کہ پارلیمنٹ کے ایک ممبر کرنل ہاورڈ بری نے پارلیمنٹ میں ایک تحریک پیش کی کہ عیسائی مذہب کی کتابوں پر حملہ کرنیوالی مطبوعات کے خلاف جو قانون نافذ ہے۔ اس کا اطلاق ان مطبوعات پر بھی ہونا چاہیئے۔ جو اسلام کے خلاف شائع ہوتی ہیں لیکن سر جائینسن ہکس نے جواب دیا۔ کہ حکومت اس تکلیف کو کماحقہٗ محسوس کرتی ہے۔ جو کسی مذہب کے پیرو کو اس مذہب پر حملے کی صورت میں ہوا کرتی ہے۔ لیکن ایک ایسی کتاب کے خلاف کسی قسم کی کارروائی بہت مشکل ہے۔ جو اصطلاحی طور پر کفر آمیز یا فحش نہ ہو۔ حکومت موجودہ قانون میں کسی قسم کی ترمیم نہیں کرنا چاہتی۔

گویا سر جائینس ہکس کے نزدیک وہ کتاب جو "ملک معظم کی دس کروڑ رعایا" کے نزدیک کفر آمیز دلآزار اور ناپاک ہو۔ اصطلاحاً بالکل بے ضرر ہے ہم نہیں سمجھے کہ سر جائنسن کے نزدیک کفر و فحش کا معیار کیا ہے۔ آپ کہتے ہیں کہ حکومت موجودہ قانون میں کسی قسم کی ترمیم نہیں کرنا چاہتی۔ لیکن اس کی کوئی دلیل پیش نہیں کرتے۔ اگر مسیحیت اور اس کے بانی کی عزت و حرمت کے تحفظ کے لئے برطانیہ کی کتاب الآئین میں ایک قانون موجود ہے تو پھر اسلام کو اس قانون کا فائدہ کیوں نہیں پہنچایا جاتا کیا اسی کا نام مساوات اور مذہبی رواداری ہے۔ جس کا دعویٰ آئے دن انگریز کیا کرتے ہیں؟ کیا ہم یہ تصور کر لیں کہ اسلام کے خلاف انگلستان میں جو ناپاک کتابیں شائع ہوتی ہیں انکی طرف سے حکومت دانستہ اغماض کرنا چاہتی ہے۔؟ ہمیں اُمید ہے کہ مولوی عبدالرحیم صاحب درد اپنی مبارک مساعی کو برابر جاری رکھیں گے۔ ہندوستان کے تمام مسلمان اس کوشش میں ان کے مؤید اور ان کی کامیابی کے لئے دُعاگو ہیں۔ (انقلاب) ۱۹، نومبر۔

(۲۹، نومبر ۱۹۲۷ء الفضل)

خبریں

غیر ملکی خبریں

● پراگ اور وارسا سے کئی ریل گاڑیوں میں مشرقی جرمن لوگ مغرب پہنچ رہے ہیں۔ جنہوں نے مغربی جرمنی کے سفارتخانوں میں پناہ لی ہوئی تھی۔ مشرقی جرمنی کا کہنا ہے کہ اس نے لوگوں کو ملک بدر کر دیا ہے۔ کل چھ ہزار سے زیادہ لوگ مغربی جرمنی پہنچ چکے ہیں۔ پانچ ہزار پراگ سے اور آٹھ سو سے زیادہ وارسا سے۔ آنے والوں نے بتایا ہے کہ راستے میں مشرقی جرمنی میں کئی لوگ جھنڈے اٹھائے ہوئے تھے۔ جن پر لکھا تھا کہ ہم بھی جلد آرہے ہیں۔ پراگ میں مشرقی جرمنی کے ۳۰۰ مزید افراد مغربی جرمنی کے سفارتخانے میں اسی مقصد کے لئے موجود ہیں۔
مشرقی جرمنی نے اس ہجرت میں شامل ہونے والوں کی مذمت کی ہے اور کہا ہے کہ ان لوگوں نے اخلاقی اقدار کو پاؤں تلے روندا ہے اور خود کو مشرقی جرمنی کے معاشرے سے خارج کر لیا ہے۔
مشرقی جرمنی کے وزیراعظم نے کہا ہے کہ اب اصلاحات کا عمل ہمارے لئے ناگزیر ہو گیا ہے۔ جو مشرقی جرمنی کے اپنے مفاد میں ہے۔

● افغانستان کے دارالحکومت کابل پر مجاہدین کے تازہ حملے میں جس میں کم از کم پندرہ راکٹ پھینکے گئے دس افراد کے ہلاک ہونے کی اطلاع ملی ہے۔ گذشتہ تین مہینوں میں کابل کے شہری علاقوں پر حملوں کے نتیجے میں ساڑھے تین سو سے زیادہ افراد لقمۂ اجل بن چکے ہیں۔

● سری لنکا میں امن بحال کرنے کی کوششوں میں پیش رفت کے سلسلے میں حکومت کی پارٹی نے تجویز کیا ہے کہ ہنگامی صورتحال کو ختم کر دیا جائے اور انتہاپسندوں کو عام معافی دی جائے۔ پارٹی نئے انتخابات منعقد کرانے کی تجویز کر رہی ہے بشرطیکہ جے۔ وی۔ پی تشدد کو خیرباد کہے۔

ملکی خبریں

● سوئی گیس کی قیمتوں میں اس ماہ ایک بار پھر اضافہ متوقع ہے وزارت خزانہ نے اصولی طور پر دس سے پندرہ فیصد تک اضافے کی منظوری دے دی ہے۔

● پاکستان ۱۷، سال کے بعد دولت مشترکہ میں دوبارہ شامل ہو گیا ہے۔ پاکستان دولت مشترکہ کا ۴۹ واں رکن ہے۔ اب دولت مشترکہ ممالک میں تمام پاکستان سفارت خانے ہائی کمشن اور سفیر ہائی کمشنر کہلائیں گے۔ اس سے برطانیہ میں آباد ۳، لاکھ پاکستانیوں کو ووٹ کا حق مل جائے گا۔ سیر و تفریح کے لئے برطانیہ جانے والے پاکستانی اب پولیس رپورٹ سے مستثنیٰ ہونگے۔ اس سے قبل آئرلینڈ، برما، جنوبی افریقہ اور فجی بھی دولت مشترکہ سے علیحدہ ہوئے تھے۔ لیکن پاکستان کے علاوہ کوئی واپس نہیں آیا۔ پاکستان کی دولت مشترکہ سے علیحدگی ذوالفقار علی بھٹو کے عہد میں عمل میں آئی تھی۔

● عالمی بنک کے دباؤ پر پی آئی اے، ریلوے، واپڈا اور خود مختار کارپوریشنوں میں فاضل عملہ فارغ کرنے کے لئے فاضل عملے کی فہرستیں تیار کرنی شروع کر دی گئیں ہیں۔

مکرم سیّد قمر سلیمان صاحب کے بارے میں خصوصی دُعاؤں کی درخواست

مکرم سیّد قمر سلیمان احمد صاحب کی صحت کے بارے میں محترم صاجزادہ ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب کی ۲، اکتوبر صبح ۱۱ بجے دن کی اطلاع یہ ہے کہ:

بخار تو ہلکا سا ہے تاہم طبیعت بہتری کی طرف مائل ہے
اللہ تعالیٰ مکرم سید قمر سلیمان احمد صاحب کو صحتِ کاملہ عطا کرے اور ہر پیچیدگی سے محفوظ رکھے۔

بقیہ! آدابِ عیادت

بیمار کے پاس سے جلدی اٹھ کر چلے جانا چاہیئے۔
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ بھی طریق تھا کہ وہ بیمار سے دریافت فرماتے کہ کوئی خواہش ہے۔ کس چیز کے کھانے پینے کو دل کرتا ہے۔ ایک دفعہ ایک بیمار سے دریافت کیا تو اس نے کہا کہ گندم کی روٹی کھانے کو دل کرتا ہے۔ آپؐ نے صحابہ کو تحریک فرمائی کہ جس کے پاس گندم کی روٹی ہو وہ اپنے بھائی کے لئے بھیج دے

"ہم دنیوی شغلوں سے بھی منع نہیں کرتے اور یہ بھی نہیں کہتے کہ دن رات دنیا کے دھندوں اور بکھیڑوں میں منہمک ہو کر خدا تعالیٰ کا خانہ بھی دنیا ہی سے بھر دو۔ اگر کوئی ایسا کرتا ہے تو وہ محرومی کے اسباب بہم پہنچاتا ہے۔"
(ارشاد حضرت بانی سلسلہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فرانس

طارق محمود طارق

فرانس مغربی یورپ کا ایک اہم ملک ہے۔ رقبہ کے لحاظ سے روس کے بعد یورپ کا سب سے بڑا ملک شمار کیا جاتا ہے۔ یہ مختلف النوع آب وہوا۔ زرخیز زراعت۔ ترقی یافتہ صنعت اور ٹیکنالوجی کا ملک کہلاتا ہے۔ NATO اور یورپی اقتصادی برادری کی تنظیموں میں بڑا فعال کردار ادا کر رہا ہے۔ دنیا کے اہم سیاسی اور اقتصادی و معاشی معاملات میں فرانس کا کافی عمل دخل ہے۔ چنانچہ پیچیدہ سیاسی مسائل کے حل کے لئے مختلف نوعیت کی عالمی کانفرنسیں وغیرہ منعقد کرواتا رہتا ہے اس وقت بھی فرانس میں کمپوچیا کے مسائل کے سیاسی حل کیلئے ایک بین الاقوامی کانفرنس منعقد ہو رہی ہے۔ جس میں بیس کے قریب ممالک کے وزرائے خارجہ اور اہم لیڈر حصہ لے رہے ہیں۔

• فرانس کسی زمانہ میں رومی سلطنت کا حصہ تھا۔ یونانی تہذیب و تمدن کے ورثہ کو فرانس کے ذریعہ ہی یورپ میں فروغ حاصل ہوا۔ فرانس ہمیشہ سے ہی مغربی تہذیب و تمدن۔ رسوم و رواج اور روایات کے مرکز کے طور پر جانا جاتا رہا ہے۔ فرانس کا دارالحکومت پیرس لمبے عرصہ تک قرون وسطیٰ کے کلیسیا کا مرکز رہا ہے۔ فرانس پہلے فیوڈل ریاستوں کا ایک ملک تھا۔ لیکن اس کے حکمرانوں نے بتدریج اُسے ایک متحدہ قوم کی شکل میں تبدیل کر دیا۔

سترھویں صدی عیسوی میں فرانس لوئی چہاردہم کے زمانہ میں علاقہ کی ایک بڑی طاقت بن کر ابھرا۔ چنانچہ اس ملک کے رسم و رواج، زبان اور افکار پورے یورپ کیلئے نمونہ کے طور پر سمجھے جانے لگے۔

اٹھارویں صدی کے آخر میں آنے والے عظیم الشان فرانسیسی انقلاب کو نہ صرف فرانس بلکہ دنیا بھر میں ایک اہم حیثیت حاصل ہے جس کے نتیجہ میں عام آدمی کو بہت سے حقوق ملے۔

انیسویں اور بیسویں صدی میں فرانس جدید زمانہ کی ایک اہم سلطنت اور بہت سی کالونیز کا مرکز بنا رہا۔

اگرچہ ان کالونیز میں سے اکثر اب فرانس کے تسلط سے آزاد ہو چکی ہیں لیکن پھر بھی ان ممالک کے معاملات میں فرانس اہم اور بنیادی کردار ادا کر رہا ہے۔ اس وقت فرانس جدید ایٹمی ٹیکنالوجی کا ایک اہم مرکز ہے۔ اور کئی ممالک کو فرانس کی جانب سے ایٹمی ٹیکنالوجی کے شعبہ میں تعاون اور امداد مہیا کی گئی ہے۔

محل وقوع

جیسا کہ پہلے ذکر کیا جا چکا ہے فرانس رقبہ کے لحاظ سے یورپ کا دوسرا بڑا ملک ہے۔ اسکے شمال مشرق میں بیلجیئم اور لکژمبرگ۔ مشرق میں مغربی جرمنی، سوئٹزرلینڈ اور اٹلی۔ جنوب میں میڈی ٹرانین سی اور سپین۔ مغرب میں اٹلانٹک اوشن اور شمال مغرب میں رود بارِ انگلستان واقع ہیں۔

جغرافیائی تقسیم

جغرافیائی لحاظ سے فرانس کو تین بڑے حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔

(۱) بلند پہاڑ (ان پہاڑوں میں پی رینے پہاڑوں کا سلسلہ (جو سپین کی سرحد کے ساتھ ساتھ واقع ہے) اور ایلپس کا پہاڑی سلسلہ (جو اٹلی اور سوئٹزرلینڈ کی سرحد کے ساتھ واقع ہے) شامل ہیں۔

(۲) سطح مرتفع (اس میں میف سنٹرل اور آرغ موئی کن میسف وغیرہ کی طویل و عریض سطح مرتفع شامل ہیں)۔

(۳) زیریں ہموار علاقے (ان میں پیرس بیسن اور ایکی ٹن بیسن وغیرہ کے نشیبی علاقے شامل ہیں)

آب وہوا

مختلف علاقوں کی آب وہوا مختلف ہے ان علاقوں کی آب وہوا کا دارومدار اٹلانٹک اوشن یا میڈی ٹرانین سی سے دوری یا نزدیکی پر ہے مغربی فرانس میں اٹلانٹک اوشن سے اٹھنے والی ہوائیں موسم پر زبردست اثر انداز ہوتی ہیں۔ یہاں کے ساحلی علاقے بارشوں والے علاقے ہیں۔ سردیوں میں کافی سردی اور گرمیوں میں ہلکی گرمی ہوتی ہے مشرقی علاقوں میں اٹلانٹک سے دور مختلف موسموں میں آب وہوا تبدیل ہوتی رہتی ہے۔ سارا سال درمیانی بارشیں ہوتی رہتی ہیں۔ پہاڑی علاقوں میں برف پڑتی ہے

میڈی ٹرانین کے ساتھ ساتھ زیریں علاقوں میں گرمیوں میں موسم خشک اور سردیوں میں ہلکی سردی ہوتی ہے اور کچھ بارشیں بھی ہوتی ہیں۔

مشہور شہر

(۱) پیرس :- پیرس فرانس کا دارالحکومت ہے۔ شہر کے مضافات میں بہت سے صنعتی علاقے ہیں۔ ملک کی کل آبادی کا قریباً چھٹا حصہ پیرس کے میٹروپولیٹن علاقہ میں رہتا ہے۔ یہ شہر فرانس کا سیاسی، معاشرتی، تجارتی، اور تہذیبی مرکز ہے۔ اس شہر میں بہت سے قابل دید مقامات ہیں۔ جن میں سے چند مشہور مقامات ایفل ٹاور، شان زے لی زے۔ نوتخ دام دو پاخی اور لووغ کا عجائب گھر ہیں۔

(۲) ماخ سائی — یہ فرانس کا دوسرا بڑا شہر ہے اور میڈی ٹرانین سی پر اہم اور بڑی بندرگاہ ہے

۳- لی اوں — ایک بڑا تجارتی اور صنعتی شہر ہے

۴- تُولُوز — زرخیز زرعی علاقے کا شہر ہے۔ کپڑے کیمیکلز۔ اور زرعی پیداوار کے لئے مشہور ہے۔

۵- بوغ دو — دنیا بھر میں شراب کی پیداوار اور برآمد کا اہم مرکز ہے۔

۶- نانت — یہ شہر جہاز سازی کا مرکز ہے دوسری مصنوعات میں چمڑا، کاغذ، اور تمباکو کی مصنوعات شامل ہیں۔ جو تجارتی پیمانے پر تیار کی جاتی ہیں۔

دریا

فرانس کے چار بڑے اور مشہور دریا ہیں۔ یہ چاروں دریا لمبا فاصلہ طے کر کے بالآخر سمندر میں جا گرتے ہیں۔ قدرے تفصیل درج ذیل ہے۔

(۱) سَین۔ (یہ دریا آوخ کی بندرگاہ کے مقام پر اٹلانٹک اوشن میں جا گرتا ہے)۔

(۲) لوآخ (یہ فرانس کا سب سے بڑا دریا ہے میونٹرل سے نکلتا ہے اور نانت کے مقام پر اٹلانٹک اوشن میں گرتا ہے)

(۳) گاغون (یہ پی رینے کے پہاڑوں سے نکلتا ہے اور بوغ دو کے مقام پر اٹلانٹک اوشن میں گرتا ہے)

(۴) غون (یہ سوئٹزرلینڈ سے نکلتا ہے۔ جنیوا جھیل کے بعد فرانس میں داخل ہوتا ہے اور ماخ سائی کے مقام پر میڈی ٹرانین سی میں جا گرتا ہے)

کھیلیں

کھیلوں میں مشہور ٹور ڈی فرانس سائیکل ریس ہے۔ جو ہر سال موسم گرما میں ہوتی ہے۔ جس میں سو سے زیادہ پیشہ ور سائیکلسٹ حصہ لیتے ہیں۔ اور قریباً پورے فرانس کا چکر لگاتے ہیں۔ یہ ریس قریباً ایک ماہ تک جاری رہتی ہے۔ ریس کا اختتام پیرس میں ہوتا ہے اس موقع پر شہر میں جشن کا سا سماں ہوتا ہے۔

سوکر جو فٹ بال کی قسم کا ایک کھیل ہے فرانس کا سب سے زیادہ ہر دلعزیز کھیل ہے۔ اس کے علاوہ سکی انگ۔ سکیٹنگ اور ٹینس کی کھیلیں بھی شوق سے کھیلی جاتی ہیں۔

مختصر کوائف

فرانس کی آبادی ۱۹۸۸ء کے اندازہ کے مطابق ساڑھے پانچ کروڑ سے زیادہ ہے جس میں سے قریباً ۷۷٪ اربن اور ۲۳٪ رورل علاقوں میں آباد ہے۔ فرانس کا کل رقبہ ۵۴۷،۰۲۶ مربع کلومیٹر ہے۔ سب سے زیادہ بلند مقام سطح سمندر سے ۴،۸۰۷ میٹر اونچا ہے۔ قومی زبان فرانسیسی ہے جو فرانس کے علاوہ دنیا کے دو درجن سے زائد ممالک کی سرکاری زبان ہے۔ فرانس کا سرکاری مذہب کوئی نہیں ہے۔ لیکن ملک کی آبادی کی اکثریت رومن کیتھولک عیسائیوں پر مشتمل ہے۔ کرنسی کا نام فرانک ہے ایک فرانک میں سو سوں تِم ہوتے ہیں۔ فرانس کا قومی دن چودہ جولائی ہے جو باسطائی ڈے کے نام سے مشہور ہے۔ باسطائی دراصل ایک جیل کا نام تھا جس پر ۱۷۸۹ء کے فرانسیسی انقلاب کے موقع پر عوام نے قبضہ کر لیا تھا۔ قومی ترانہ لا ماخ سائی ایز کے نام سے مشہور ہے۔ فرانسیسی عوام کا قومی موٹو آزادی، مساوات اور اخوت کے تین الفاظ پر مشتمل ہے۔ فرانس کا قومی پرچم نیلے۔ سفید اور سرخ رنگ کا ہے اور سہ رنگی جھنڈا کہلاتا ہے۔

گورنمنٹ

فرانس ایک جمہوری ملک ہے جس میں صدر کو سات سال

باقی صفحہ ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چوہدری غلام اللہ صاحب باجوہ
گلبرگ۔ لاہور

تقسیم ہند اور قیام پاکستان

۱۴۔ اگست ۱۹۴۷ء کو پاکستان معرض وجود میں آیا۔ تقسیم کے وقت مشرقی پنجاب اور مغربی پنجاب میں بہت قتل و غارت ہوا۔ یہ دردناک منظر تھا۔ تاریخ میں اس کی مثال نہیں ملتی۔ کہ کروڑوں انسان ایک علاقے سے دوسرے علاقے میں اپنے گھر بار اور جائدادیں چھوڑ کر جا رہے تھے اور ساتھ ساتھ دونوں طرف خون کی ندیاں بہہ رہی تھیں۔ سکھ اور ہندو مغربی پنجاب کو چھوڑ کر مشرقی پنجاب جا رہے تھے۔ اور مسلمان مشرقی پنجاب چھوڑ کر مغربی پنجاب آ رہے تھے۔ ایک قیامت کا منظر تھا۔

اہم سوال یہ ہے کہ پاکستان کس طرح معرض وجود میں آیا۔ کانگریس نے جس میں مسلمان بھی شامل تھے ساٹھ ستر سال سے آزادی کی تحریک چلا رکھی تھی ایک وقت قائداعظم محمد علی جناح صاحب بھی کانگرس میں شامل تھے۔ یہ کہنا بجا ہو گا کہ ہندوستان کی تمام آبادی تحریک آزادی میں شامل تھی۔ کچھ کم اور کچھ زیادہ۔ جب آزادی کے لئے مذاکرات شروع ہوئے تو قائداعظم صاحب نے بھانپ لیا کہ ہندو قوم ہندو راج قائم کرنا چاہتی ہے اور مسلمانوں کو تحفظ دینے کے لئے تیار نہیں۔ چنانچہ قائداعظم صاحب نے مسلم لیگ کے پلیٹ فارم پر تمام مسلمانوں کو یکجا کیا۔ اور مسلمانوں کے لئے علیحدہ ملک بنانے کی تجویز پیش کی۔ ان کی سکیم یہ تھی کہ جہاں مسلمانوں کی آبادی زیادہ ہے۔ وہاں پاکستان قائم کیا جائے۔ جبکہ ہندوؤں کی طرف سے سخت مخالفت ہوئی۔ ہندو تو اس کو کسی صورت میں منظور کرنے کو تیار نہیں تھے لیکن قائداعظم صاحب نے ایسے دلائل اور حقائق پیش کئے کہ برطانیہ اور ہندوؤں کو ان کی بات ماننی پڑی۔ اور اس طرح سے پاکستان معرض وجود میں آیا۔ میں سمجھتا ہوں کہ خدا تعالیٰ نے ہندو لیڈروں کی عقل پر پردہ ڈال دیا تھا۔ کہ انہوں نے مسلمانوں کو جائز حقوق دینے سے انکار کر دیا۔ اگر اس وقت ہندو مان جاتے تو بعد میں جو چاہتے کرتے تو پھر اس کا کوئی علاج نہ ہوتا۔ ہر باشعور پاکستانی کو معلوم ہے کہ تقسیم کے بعد اور آج بھی مسلمانوں کے ساتھ ہندوستان میں کیا سلوک ہو رہا ہے۔ آئے دن فساد ہوتے رہتے ہیں۔ ان کو وہاں سکون کی زندگی میسر نہیں ہے۔ ان کو پورے حقوق نہیں دیئے جا رہے۔ جس کی وجہ سے ان کی مالی حالت کمزور ہے COMMUNALIST ہندو مسلمانوں پر ظلم کرنے میں مزا لیتے ہیں۔ البتہ یہ خوش کن بات ہے کہ کانگریس گورنمنٹ COMMUNALIST ہندوؤں سے بیزار ہے۔

یہاں بیان کیا جا رہا ہے کہ اسلامی نظریہ حیات کی بناء پر پاکستان معرض وجود میں آیا۔ یہ بالکل غلط ہے۔ آزادی کے وقت ایسی کوئی بات نہیں تھی۔ دراصل پاکستان جمہوریت کی بناء پر معرض وجود میں آیا۔ انگریز مجبور ہو گیا کہ ملک کو جمہوریت دے جس کے بغیر کوئی چارہ نہ تھا۔ کیونکہ دنیا میں جمہوریت کا دور دورہ بڑی تیزی سے زور پکڑ رہا تھا۔ جہاں کسی بھی غیر ملکیوں کی حکومت تھی وہاں آزادی کی جنگ لڑی جا رہی تھی۔ جب ہندوستان کو آزادی ملی اور پاکستان بنا اس وقت کئی ملکوں نے آزادی حاصل کی آج دنیا میں تسلیم کر لیا گیا ہے کہ جمہوریت وقت کی ضرورت ہے۔ اور یہ ہر ملک میں پھیلے گی اور پھولے گی اور لوگوں کو اس کے لئے ہمیشہ قربانیاں دینی ہوں گی۔ جمہوریت عین اسلام کے مطابق ہے۔ افسوس ہے کہ پاکستان میں جمہوریت کو پھلنے اور پھولنے کا موقع نہیں دیا گیا۔ فوج مارشل لاء لگا کر حکومت پر قبضہ کرتی رہی ہے۔ دنیا میں آج تک کسی کتاب میں یہ نہیں لکھا گیا کہ فوج کو حکومت کرنے کا حق ہے۔ تیسری دنیا کے ملکوں میں گاہے بگاہے جرنیل حکومت پر قبضہ کرتے رہے ہیں۔ جمہوریت میں اتار چڑھاؤ آتا رہتا ہے۔ لیکن اس کا یہ علاج نہیں کہ مارشل لاء لگایا جائے اس کا واحد اور صحیح علاج یہ تھا کہ سیاسی پارٹیوں کو موقع دیا جاتا کہ وہ ملک کی حکومت کو چلائیں۔ اور اگر ان سے کوئی غلطیاں سرزد ہوئی ہوں تو وہ خود بخود جمہوریت کے ماتحت ختم ہوتی جاتی ہیں۔ دنیا کے مدبروں کا قول ہے کہ ٹوٹی پھوٹی جمہوریت مارشل لاء اور ڈکٹیٹرشپ سے ہزار درجہ بہتر ہے۔ مارشل لاء کی وجہ سے ملک اپنی ترقی کے لحاظ سے دوسرے ان ملکوں سے بہت پیچھے رہ گیا ہے۔ جن کو پاکستان کے ساتھ آزادی نصیب ہوئی تھی۔ پاکستان میں جمہوریت کو فروغ دیا جائے۔ یہی اس ملک کی نجات کی راہ ہے۔ اب تو روس اور چین نے بھی اعلان کر دیا ہے کہ وہ جمہوریت قائم کریں گے۔

بشیر احمد قمر
ربوہ

آداب عیادت اور اس کی برکات

بیمار پرسی اور عیادت مریض کی اہمیت اس حدیث سے ظاہر ہے جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اپنے بندے سے بہت سے "شکوؤں" کے ساتھ ایک یہ بھی "شکوہ" فرمائے گا کہ میں بیمار تھا۔ تو نے میری تیمارداری نہ کی۔ تب وہ عاجز بندہ عرض کرے گا۔ کہ اے میرے آقا تو تو رب العالمین ہے بھوک، پیاس اور بیماری ایسی کمزوریوں اور عیوب سے پاک ہے۔ تب اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ کہ میرا فلاں بندہ بیمار تھا۔ اگر تو اس کے پاس جاتا تو مجھے وہاں پاتا اور میری خوشنودی اور رضا کا حقدار بن جاتا۔

ایک اور حدیث ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو بندہ رات کو بیمار کی خبرگیری کے لئے جاتا ہے ستر ہزار فرشتے صبح صادق تک خدا تعالیٰ کے حضور اس کے لئے مغفرت و بخشش اور رحمت کی دعا کرتے رہتے ہیں۔ ایسے ہی جو کوئی صبح کو بیمار کا حال احوال دریافت کرنے جاتا ہے دن بھر شام تک ستر ہزار ملائکہ اس کے لئے خیر و برکت کی دعاؤں میں مصروف رہتے ہیں۔

ایک اور حدیث میں ہے کہ جو بیمار پرسی کے لئے جاتا ہے آسمان سے ایک پکارنے والا پکارتے ہوئے بشارت دیتا ہے

خوش رہو۔ تجھے مبارک ہو۔
تیرا چلنا (تیمارداری کیلئے)
مبارک ہو۔ تو نے جنت میں
ایک گھر بنا لیا۔

ان احادیث سے ظاہر ہے کہ جو بندہ خلق اللہ سے محض للہ ہمدردی اور خیرخواہی کا سلوک کرتا ہے۔ وہ خدا تعالیٰ کی رضا اور فرشتوں کی دعاؤں کا حقدار بن جاتا ہے۔

خود رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس سلسلہ میں چھوٹے۔ بڑے۔ امیر و غریب مومن و کافر مسلم و غیر مسلم میں کوئی امتیاز نہ فرماتے۔ آپ رب العالمین کی صفت کے مظہر کامل تھے۔ اپنی شفقت و ہمدردی سے کسی کو بھی محروم نہ کرتے۔ آپ بیماروں کے گھروں پر تشریف لے جاتے۔ بیمار کے پاس بیٹھتے۔ نبض ٹٹولتے، ماتھے پر دست مبارک رکھتے۔ حوصلہ افزائی فرماتے ہوئے کہتے کہ

ڈر نہیں۔ گھبراہٹ کی کوئی
ضرورت نہیں۔ یہ بیماری اور
تکلیف پاکیزگی اور رضائے
الٰہی کا موجب ہوگی۔

اور حسب حالات امر بالمعروف اور دعوت الی اللہ کا سلسلہ بھی جاری رہتا۔ چنانچہ ایک دفعہ آپؐ ایک ایسے نوجوان کی تیمارداری کے لئے اس کے گھر تشریف لے گئے جو مذہباً یہودی تھا۔ اور آپؐ کا خادم بھی رہ چکا تھا۔ آپؐ اس کے پاس بیٹھ گئے۔ اس کی ابدی زندگی کے لئے دعوت الی اللہ شروع کر دی۔ جس کے نتیجہ میں اس نے اپنے باپ کی موجودگی میں کلمۂ شہادت پڑھ کر اسلام قبول کرنے کا اعلان کر دیا۔ حضرت رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کے اسلام قبول کرنے کی بہت خوشی ہوئی۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ جو آپؐ کے خادم تھے بیان کرتے ہیں کہ حضور تین دن کے بعد بیمار کی عیادت کے لئے جایا کرتے تھے۔ اور آپ ہی بیان کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ بھی طریق مبارک تھا۔ کہ بیمار کے پاس زیادہ دیر نہ ٹھہرتے اور بیمار کے پاس شور و غل پسند نہ فرماتے۔ حضرت انسؓ ہی کہتے ہیں کہ بہترین عیادت یہ ہے کہ

باقی صفحہ ۸ پر

وصایا

ضروری نوٹ:

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ ۱۵ یوم کے اندر اندر تحریری طور پہ ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ

مسل نمبر ۲۷۰۷۶ - MISS, TRIMULYANI DAUGHTER/OF ANDON SUMITRO قوم ... پیشہ STUDENT عمر 25 YEAR بیعت 1981ء ساکن CIREBOAL 45141 ضلع INDONESIA بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 5. JANUARY 1988ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ فی الحال کوئی نہیں۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۵,۰۰۰ روپے ماہوار بصورت ... مل رہے ہیں اور مبلغ ... روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ MISS. TRI MULYENI - گواہ شد نمبر۱ - KASNAWI BIN DASUM WASIYYAT NUMBR 23958. گواہ شد نمبر۲ - ANDON SUMITRO BIN SADIK WASIYYAT NUMBER, 23960.

مسل نمبر ۲۷۰۷۷ - میں امان اللہ خان ولد قدرت اللہ خان قوم افغان پیشہ طالب علم عمر ۲۳ ۱/۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن اقبال ٹاؤن لاہور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸۹-۳-۵ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ فی الحال کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۵۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد امان اللہ خان ولد قدرت اللہ خان صاحب مکان ۱۸ گلی ۹ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور گواہ شد نمبر۱ - قدرت اللہ خان صاحب وصیت نمبر ۱۲۸۲۲ - والد موصی - گواہ شد نمبر۲ - چوہدری عزیز احمد وصیت نمبر ۱۷۵۵۱ -

مسل نمبر ۲۷۰۷۸ - میں شمیم مظفر زوجہ مظفر احمد خان قوم پٹھان پیشہ خانہ داری عمر ۴۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۱۰/۴ ٹیگور پارک میکلوڈ روڈ لاہور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸۸-۸-۲۸ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) حق مہر -/۵۰۰ روپے (۲) زیورات طلائی چھ تولے مالیتی -/۲۱۰۰ روپے۔ اس وقت مجھے -/۲۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ شمیم مظفر ۱۰/۴ ٹیگور پارک میکلوڈ روڈ لاہور۔ گواہ شد نمبر۱ - مظفر احمد خاوند موصیہ ٹیگور پارک لاہور گواہ شد نمبر۲ - مقبول احمد خان ولد ناظر خان نکلسن روڈ لاہور -

بقیہ! فرانس

کیلئے منتخب کیا جاتا ہے صدر کو بہت زیادہ اختیارات حاصل ہیں۔ صدر وزیر اعظم کو مقرر کرتا ہے اسی طرح کابینہ کے وزراء اور دیگر ارکان کو مقرر کرتا ہے۔ صدر کو ایک قسم کا ویٹو کا حق بھی حاصل ہے جس کے ذریعہ وہ کئی اہم اقدامات کرنے کا مجاز ہے۔

فرانس کی پارلیمنٹ دو اہم ایوانوں پر مشتمل ہے یعنی قومی اسمبلی اور سینیٹ قومی اسمبلی کے ارکان عام انتخابات کے ذریعہ عوام کے ووٹوں سے منتخب ہوتے ہیں اگر کوئی رکن اسمبلی کابینہ میں بطور وزیر شامل کر لیا جائے تو اس کو اسمبلی کی نشست چھوڑنی پڑتی ہے۔

لوکل گورنمنٹ میٹروپولیٹن فرانس انتظامی لحاظ سے ۹۶ حصوں میں تقسیم ہے جو ڈیپارٹمنٹس کہلاتے ہیں۔ ہر ڈیپارٹمنٹ کی آگے مزید انتظامی تقسیم کی گئی ہے۔ ہر ڈیپارٹمنٹ کا سربراہ پریفیکٹ کہلاتا ہے جو اپنی جنرل کونسل کے ذریعے اپنے علاقے کا انتظام چلاتا ہے۔

" دعا کے ساتھ ہمدردی ایک ایسی ہمدردی ہے کہ نہ اس کے واسطے کسی مال کی ضرورت ہے اور نہ کسی طاقت کی حاجت۔ بلکہ انسان انسان ہے وہ دوسرے کیلئے دعا کر سکتا ہے اور اس کو فائدہ پہنچا سکتا ہے۔ اس ہمدردی کا فیض بہت وسیع ہے"

(ارشاد حضرت بانی سلسلہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دمہ کورس ASTHMA COURSE ۴۰ روزہ کورس قیمت -/۶۰

پرانا نزلہ کورس CATARRH COURSE مختصر کورس قیمت -/۱۶

زکام کورس COLD COURSE مختصر کورس قیمت -/۱۶

بندش ناک کورس NASAL COURSE مختصر کورس قیمت -/۱۶

ٹی۔بی کورس T.B COURSE ۳۰ روزہ کورس قیمت -/۵۰

تفصیلی لٹریچر -/۳ کے ٹکٹ بھیج کر منگوائیں

کیوریٹو میڈیسن کمپنی گولبازار ربوہ

فون: سیلز، کلینک، رہائش ڈاکٹرز ۷۷۱، ۶۰۶، ۶۰۷

نرینہ اولاد سے محروم، بے اولاد، اٹھراء، سوکھا، گرمی، گیس کا علاج کرنیوالے

۱۹۱۱ء سے مصروف خدمت

مشہور دواخانہ (رجسٹرڈ)

زیر نگرانی **حکیم عبدالحمید اعوان ابن حکیم نظام جان**

برانچیں

ربوہ: اقصیٰ چوک نزد لیٹر بکس

ملتان: نزد پرانی کوتوالی حضوری باغ روڈ

چوک قلعہ کالروالا: تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ

کراچی: محمود آباد ۳ نزد شبینہ ڈاکخانہ

(خواتین کیلئے انتظام کے ساتھ)

چوک گھنٹہ گھر۔ گوجرانوالہ ● پوسٹ بکس نمبر ۱۹۰ ● فون نمبر ۷۳۸۴۴، ۰۴۳۱، ۷۶۴۹۷

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دانت مرمت کروائیے
دانت اچھے تو صحت اچھی

دانت درد کا فوری علاج
دانتوں کو ٹھنڈا پانی لگنے اور مسوڑھوں
سے خون آنے کا علاج کیا جاتا ہے۔

ٹیڑھے اور بدصورت دانت خوبصورت
کئے جاتے ہیں۔ دانت بغیر تالو
کے لگائے جاتے ہیں۔

شریف ڈینٹل کلینک
اقصیٰ روڈ۔ ربوہ فون ۵۴۳

ربوہ میں آپکے جیولرز
پاک گولڈ سمتھ
میاں عبدالمنان ناصر
ولد
میاں عبدالسلام
مقابل بلڈنگ عبد... بیکری ربوہ
فون دکان: ۵۵۰ رہائش ۶۴۹، ۵۴۹

اشتہارات کے بارے میں ایک ضروری گذارش

ادارہ الفضل اپنے قارئین کیلئے مشتہرین کے اشتہارات شائع کرتا ہے لیکن یہ امر احباب کو پوری توجہ سے نوٹ فرما لینا چاہیئے کہ الفضل میں اشتہار کی اشاعت ہرگز کسی کی ضمانت نہیں۔ اصولی طور پر اخبارات میں جو اشتہارات شائع ہوتے ہیں ادارہ ان کا کبھی بھی ذمہ دار نہیں ہوتا۔ جملہ احباب اپنے کاروباری معاملات اپنی سمجھ بوجھ اور صوابدید پر طے فرمایا کریں۔ (مینجر الفضل)

معیاری بیکری کا نام
رحمٰن بیکرز
اقصیٰ روڈ۔ ربوہ فون ۳۳۰
تقریبات کیلئے آرڈر پر بھی مال تیار کیا جاتا ہے

دوا تدبیر ہے اور
دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے

ہمدردانہ مشورہ اور
قابل اعتماد اصولی علاج کے لئے

مطب ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
پوسٹ بکس نمبر ۶۰ فون: ۶۳۴

بیرونی مریض فہرست ادویہ و فارم تشخیص و تجویز خط لکھ کر طلب کریں

ربوہ اور ربوہ کے گرد و نواح میں
ہر قسم کی جائیداد کی خرید و فروخت
ہمارے ذریعہ کیجئے اور خدمت کا
موقع دیجئے۔

شریف احمد بھٹی

پراپرٹی سنٹر
رحمت بازار
ریلوے روڈ
ربوہ
فون گھر: ۴۳۱
آفس: ۵۲۱

حنیف ہومیوپیتھک کلینک
۱۷۶۔ بینک سکوائر مارکیٹ نزد شیزان بیکری
ماڈل ٹاؤن۔ لاہور
اوقات کار: ہر اتوار سے جمعرات صبح ۱۰
بجے سے ایک بجے تک اور
شام ۶ بجے سے ۸½ بجے تک
ہر جمعہ کو صرف صبح ۱۰ بجے سے ۱۲ بجے
تک۔ شام کو دواخانہ بند رہا کرے گا
ہر ہفتہ کے دن صبح دواخانہ بند رہا کریگا
لیکن شام ۶ بجے سے ۸½ بجے تک کھلا ہوگا
خاکسار: ہومیوپیتھک ڈاکٹر شیخ محمد حنیف
آف کوئٹہ حال لاہور

ہر قسم کا کاغذ، بکس بورڈ، گتہ
بارعایت خریدنے
کیلئے
ہمارے ہاں تشریف لائیں
فون ۶۳۸۴۹ فون ۵۲۶۶۷
مقبول پیپر مارٹ
گنپت روڈ۔ لاہور
رہائش: سی۔ ۹۔ ۱ ماڈل ٹاؤن ۸۵۸۹۱۱
پروپرائیٹر: ملک عبداللطیف ستکوہی

قدیمی، اوّلین، شہرۂ آفاق
۱۹۱۱ء سے ایک ہی نام
دواخانہ حکیم نظام جان
چوک گھنٹہ گھر۔ گوجرانوالہ فون ۳۹۹۷
برانچیں
و کراچی: فون ۴۱۳۲۵۱
و لاہور: D-1-۳ گلشن راوی
و ملتان: چوک جان محمد معصوم شاہ روڈ
و منڈی بہاؤالدین: بالمقابل شاہ تاج شوگر مل
و رحیم یار خاں: فون ۴۷۹۹
و ربوہ: اقصیٰ چوک کالج روڈ۔ فون ۵۵۸

کراچی میں معیاری سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
الکرم جیولرز
بازار فیصل کریم آباد (چورنگی)
کراچی
پروپرائیٹرز
میاں عبداللطیف شاہکوٹی
اینڈ
سنز
۶۸۵۵۱۱ :

حضرت حکیم نظام جان کے
مشہور دواخانہ
پر
حکیم عبدالحمید اعوان
ہر ماہ کی ۵۔۶۔۷ تاریخ کو اقصیٰ چوک (نزد
لیٹر بکس) ربوہ میں حاضر ہوتے ہیں۔
خواتین کے لئے معائنہ کا مستقل طور پر
انتظام ہے
مینجر مشہور دواخانہ فون ۹۰۶
نزد لیٹر بکس اقصیٰ چوک۔ ربوہ

خدمت میں پیش پیش
جدید دواخانہ خدمت خلق گولبازار ربوہ
فون ۶۵۹

اکسیر لیکوریا کیپسول

کاجل نور بصر
آنکھوں کی خوبصورتی کیلئے لاجواب کاجل

سفوف ہیر ٹانک
لمبے سیاہ گھنے بالوں کو ہمیشہ قائم رکھنے کیلئے

اینٹی پمپل کریم
چہرہ کے کیل چھائیاں مہاسوں کے لیے مفید کریم

دوائی فضل الٰہی
اولادِ نرینہ کی مجرب کامیاب دوا

ہمدرد نسواں
(حبوب اٹھراء)
مرض اٹھرا کا شافی علاج